طالب علم کانصابِ اصلاح وتربیت

مولانا رشید اشرف سیفی
رکن امتحانی کمیٹی وفاق المدارس

شروع میں بچہ کے لئے ماں کی گود اور باپ کی توجہات اولین تربیت گاہ ہوتی ہیں، دوسرے مرحلہ میں تعلیمی مراکز اہم تربیت گاہ ہوتے ہیں، اس نسبت سے مدارس دینیہ کی ذمہ داری اضافی ہے، اس لئے وہ علوم نبوت کے امین ہیں، ان کا کام صرف تعلیم سے آراستہ کرنا نہیں بلکہ پریکٹیکل یعنی عملی طور پر دین سکھلانا بھی ہے۔

اس نسبت سے ہمارے مدارس میں کافی کمی پائی جاتی ہے کہ تعلیم کی طرف تو خاصی حد تک توجہ ہے لیکن تربیت کے میدان میں پیش رفت میں بہت کمی ہے، موٹی سی بات ہے کہ اگر صرف تعلیم مقصود ہوتی تو صرف آسمانی کتب وصحائف اور قرآن کریم کے نازل کرنے پر اکتفا کیا جاسکتا تھا، حق تعالیٰ شانہ نے کتاب اللہ کے ساتھ رجال اللہ کا سلسلہ جاری فرمایا۔

یہاں ایک اور بات قابلِ توجہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا" انما بعثت معلما " (مشکوٰۃ ج ا ص ۶۸) اور باری تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان فرمائی" و انك لعلىٰ خلق عظيم " (سورۃ القلم آیت ۴) چنانچہ تربیت کی نسبت سے اس کی سب سے زیادہ اہمیت ہے کہ معلم اخلاق حسنہ سے خود آراستہ ہو اور تلامذہ کے سامنے بہترین نمونہ اور عملی پیکر ہو، مزید ارشاد ہے" لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجو الله واليوم الآخر "(سورۃ الاحزاب آیت ۲۱)۔

جیسا کہ تحریر کیا گیا ہے کہ بچے کی ابتدائی تربیت کا مرحلہ والدین کے پاس طے ہوتا ہے، ثانیاً استاذ کی ضرورت ہوتی ہے، یہ مرحلہ مدرسہ اور تعلیم گاہ میں طے ہوتا ہے۔

اصحاب مدارس اور اساتذہ کرام کی کوشش ہونی چاہیے کہ ہمدردی، خیر خواہی اور شفقت کے ساتھ آنے والے طالب علم کی تربیت کا روز اول سے آغاز کریں۔

ادارہ اپنے اور طالب علم کے مصالح کے مطابق مختلف قواعد وضوابط لاگو کرنے کے ساتھ تکمیل داخلہ کے مرحلہ میں درج ذیل عہد بھی لے۔

عہد نامہ از طالب علم......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں صدق دل سے عہد کرتا ہوں کہ:......تمام احکام شرعیہ کا پابند رہوں گا......نماز ہمیشہ جماعت کے ساتھ ادا کروں گا......اتباع سنت کا اہتمام کروں گا......اپنی وضع قطع علماء وصلحاء کے مطابق رکھوں گا......غیر تعلیمی اور لایعنی مشاغل میں اپنا وقت ضائع نہ کروں گا۔

تربیت کی ضرورت افعال ظاہرہ میں بھی اور افعال باطنہ میں بھی:

افعال ظاہرہ اور افعال باطنہ دونوں کی نسبت سے تربیت کی ضرورت ہے، افعال واعمال ظاہرہ ہوں یا باطنہ اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی، اچھے مطلوب ہوتے ہیں اور برے اعمال سے بچنا ضروری ہوتا ہے۔

طالب علم وسالک کے لئے ان کو جاننا بھی ضروری ہے تاکہ اچھے اعمال کی کوشش کر سکے اور برے اعمال سے بچنے کی فکر کرے۔

اعمال ظاہرہ حسنہ کی مختصر فہرست:

(1)......عبادات (نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج) (2)......ذکر وتلاوت (3) ......دعا (4)......دعوت وتبلیغ (5)...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت (6)...... صدق (7)......صلہ رحمی (8)......اداء امانت (9)...... کار خیر میں اعانت (10)......حسن معاملہ (11)......انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ

مختصر یہ کہ ادائے حقوق خالق وادائے حقوق مخلوق

چند اعمال ظاہرہ سیئہ:

(1)...... جھوٹ (2)...... غیبت (3)...... گالی گلوچ (4)...... لعن طعن/چغل خوری (5)...... استہزاء اور تمسخر (6)...... اسراف (7)...... بخل وغیرہ

افعال ظاہرہ سے متعلق چند اہم عنوانات جن میں تربیت کی بڑی اہمیت ہے:

(1)...... وضو، غسل اور مسجد سے متعلق اہم تربیتی باتیں

(2)......تحصیل علم سے متعلق تربیتی باتیں (3) درسگاہ کے آداب اور حقوق (4)......دار المطالعہ (لائبریری) کے

آداب و حقوق (5)......دارالاقامہ (ہاسٹل) سے متعلق ہدایات (6)......مطعم و مطبخ سے متعلق تربیتی امور (7)......کھیلوں سے متعلق تربیتی ہدایات (8)......تعطیلات سے متعلق مفید تربیتی باتیں

وضواور غسل سے متعلق چند تربیتی باتیں:

(1)...... بہتر ہے اپنے ٹھکانے سے وضو کر کے مسجد آئیں۔(2)...... کسی بھی جگہ وضو کریں پانی کے اسراف سے بچیں۔(3)...... وضو کے دوران دنیاوی باتیں نہ کریں۔

(4)...... مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت مسنون دعا پڑھنا اسی طرح صبح سے رات تک تمام مراحل میں مسنون دعائیں پڑھنے کا اہتمام جو بڑا ہی باعث خیر و برکت ہے۔(5) مسجد میں "تسویۃ الصفوف" کا اہتمام کریں۔(6)...... مرور امام المصلی سے بچنے کا اہتمام۔(7)...... سنتیں اور نفلیں پڑھنی ہوں تو راستوں سے بچ کر کھڑا ہونا اور سترہ سے قریب رہنا۔(8)......مسجد کو شور و غل سے محفوظ رکھنا اور دنیاوی باتوں سے احتراز کرنا۔

(9)...... مسجد کے ساز و سامان کو ضائع ہونے اور نقصان سے بچانا۔

تحصیل علم کے آداب اور اس سے متعلقہ تربیتی باتیں:

(1)......اسباق میں حاضری کی پابندی، غیر حاضری سے اجتناب، اسی طرح عذر معقول کے بغیر رخصت سے بچنا۔

(2)......سبق کے لئے مقررہ وقت پر استاذ محترم کی آمد پر حاضری۔

(3)......مجلس علم کے ساتھیوں کے ساتھ حسن اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آنا اور ان کی ایذاء رسانی سے بچنا۔

(4)......استاذ کا ہر طرح سے احترام و اکرام، اسی طرح تمام آلات علم کے احترام کو ملحوظ رکھنا۔

(5)......اسباق میں باوضو رہنے کی کوشش۔(6)...... سبق تیقظ کے ساتھ غور سے سننا۔

(7)......سبق سے پہلے مطالعہ اور سبق کے بعد تکرار کا اہتمام، ضرورت مطالعہ کی بھی ہے اور تکرار کی بھی ہے، شروع درجات میں تکرار اور اجراء کی اہمیت زیادہ ہے جبکہ اوپر کے درجات میں مطالعہ کی اہمیت زیادہ ہے، کسی بھی دور میں ان دو سے استغنا نہیں۔

(8)......استاذ سے صحیح سوال کی بڑی اہمیت ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے" حسن السؤال نصف العلم "(مشکوٰۃ المصابیح ج۲ص۲۲۷)، ساتھی کا سوال بھی قابل توجہ ہے اور استاذ کا جواب تو توجہ چاہتا ہی ہے۔

(9)...... استاذ کی تنبیہات کو خندہ پیشانی سے اور اس کی جھڑکیوں کو بشاشت سے قبول کرنا چاہیے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: العلم عزّ لا ذل فیه یحصل بذل لا عزّ فیه۔ علم سراپا عزت ہے لیکن اس کے حصول میں ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔

(10)......طالب علم کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو ہمہ تن تحصیل علم کے لئے وقف کر کے اس قول زریں کو ملحوظ رکھے ''العلم لا یعطیك بعضه حتیٰ تعطیه کلك ''علوم دینیہ کے طالب علم کے لئے یہ بات قابل شکر ہے کہ والدین نے جوانی اور قوت کے زمانے میں انہیں علم وعمل سے آراستہ ہونے کے لئے فارغ کر دیا۔ ورنہ اس زمانے میں وہ جو ان اولاد سے فائدہ اٹھا کر اپنی دنیا آباد کر سکتے تھے، لیکن انہوں نے بچوں کی بھلائی اور آخرت کی کامیابی کو ملحوظ رکھا۔

استاد و معلم کو چاہیئے کہ وہ طلبہ کے اندر علم کا ذوق وشوق، عمل کا جذبہ اور خود اعتمادی پیدا ہونے کے لئے کوشاں رہے اور طالب علم کی عزت نفس مجروح نہ ہونے دے۔

درسگاہ کے آداب وحقوق اور اس سے متعلق تربیتی باتیں:

تعلیم بالخصوص قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنے کی جو جگہ ہو یعنی درسگاہ، اس کا احترام ضروری ہے، باری تعالیٰ کے فرمان'' فاخلع نعلیك انك بالواد المقدس طوی ''(سورۃ طہٰ آیت ۱۲) سے ہمیں یہ رہنمائی حاصل ہو رہی ہے کہ مقام مقدس قابل احترام ہے۔ درسگاہ کئی لحاظ سے قابل توجہ ہے:

(1)...... صفائی ستھرائی......جس کی درسگاہ کی نسبت سے بڑی اہمیت ہے، درسگاہ کی یومیہ صفائی بھی ہونی چاہیئے، اس کے لئے متعلقہ درجہ کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں بنادی جائیں، مخصوص ایام میں ان کی باری آئے۔ درسگاہ کی مہینہ میں ایک دو مرتبہ اجتماعی صفائی بھی ضروری ہے، جو زیادہ تفصیل اور اہتمام سے ہونی چاہیئے۔

(2)......درسگاہ کی چیزوں کو ترتیب اور قرینے سے رکھا جائے، مثلاً تپائیوں، ڈیسکوں، کتابوں اور کاپیوں وغیرہ کو۔

(3)......درسگاہ کی چیزوں کی حفاظت اور نقصان سے بچانے کا اہتمام ضروری ہے۔

(4)......چپلوں اور جوتوں کو ترتیب سے رکھا جائے، گنجائش ہو تو ایسے ریک بنائے جائیں جن میں جوتوں کے مناسب خانے ہوں، ایک خانہ میں جوتوں کا ایک جوڑا آسکتا ہو، ہر خانے پر نمبر ڈال دیے جائیں، اس طرح ہر خانہ کسی نہ کسی طالب علم کے لئے مخصوص ہو جائے گا۔

(5)......رجسٹر حاضری محفوظ ہاتھوں میں ہونا چاہیئے، اس طرح اس کے مندرجات کے تحفظ کا اہتمام کیا جانا چاہیئے۔

لائبریری کے استفادہ کے آداب وحقوق:

لائبریری طالب علم کی علمی وفکری رہنمائی اور ان کی نشو ونما کا اہم ذریعہ ہے، اس کے آداب وحقوق

کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ مکتبہ علمیہ یا لائبریری سے استفادہ کے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں:

(1)......متعلقہ دار المطالعہ کے قواعد وضوابط پر عمل کرنے کا اہتمام کریں۔

(2)......لائبریری میں داخل ہوتے وقت موبائل فون بند کریں۔

(3)......مطالعہ کے دوران خاموش رہیں، بات چیت اور شور وغل سے احتراز ضروری ہے تا کہ آپ خود بھی صحیح استفادہ کر سکیں اور دوسروں کے مطالعہ میں بھی خلل نہ پڑے، اگر بات بہت ہی ضروری ہو تو اختصار اور آہستگی اختیار کی جائے تحریر اور اشارہ سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔

(4)...... برائے مطالعہ لی جانے والی کتاب کی حفاظت اور اس کو ہر قسم کے نقصان سے بچانا ضروری ہے، نشان لگانے کے لئے کتاب کا ورق نہ موڑیں، نہ کوئی چیز کتاب کے اندر رکھیں، اسی طرح کتاب پر ٹیک لگانے سے بچیں نیز کتاب پر لکھنے یا نشان لگانے سے احتراز کریں۔

(5)......لائبریری میں اگر کیٹلاگ سسٹم (یعنی موضوعات پر، حروف تہجی کے اعتبار سے کتابوں کے ناموں پر یا مخصوص مصنفین کی کتابوں پر سہل اور آسان رہنمائی کا نظام ہو) تو اس سے استفادہ کرنا چاہیے، اس لئے کہ اس طریقے میں علمی محرومی اور وقت کے ضیاع سے بھی بچاؤ ہے اور تھوڑے وقت میں کام بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

(6)......کیٹلاگ سسٹم سے فائدہ اٹھانے کے صورت میں اس سے متعلقہ چیزوں کے استعمال میں احتیاط سے کام لیں۔

(7)......مطالعہ کے لئے متعین کردہ مخصوص جگہوں میں بیٹھیں۔ (8)......لائبریری کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں۔

(9)......مطالعہ سے فارغ ہو کر کتاب کو منتظم کی مقرر کردہ جگہ پر رکھیں۔

دار الاقامہ سے متعلق تربیتی باتیں:

معیاری دار الاقامہ طالب علم کے لئے بہترین تربیت گاہ ہوتا ہے۔ وہاں طلبہ کی آرام وراحت کا خیال رکھنے کے ساتھ ان کو اخلاق حسنہ سے آراستہ کرنے کی اور اخلاق رذیلہ سے بچانے کی فکر کی جاتی ہے۔ تعلیم وتربیت کے مرحلے میں درج ذیل باتوں کی عادت ڈالی جانی چاہیے۔

(1)...... پاکی اور طہارت (2)......نماز با جماعت کی پابندی اور یومیہ تلاوت قرآن کریم کا اہتمام (3)......اتباع سنت کا اہتمام (4)...... صفائی ستھرائی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) ''ان اللہ نظیف یحب النظافۃ '' کمروں کی......کچن کی...... کپڑے دھونے کی جگہوں کی......راہداریوں کی......وضو

خانوں......غسل خانوں اور بیت الخلاؤں کی......استعمالی اور برتنے کی چیزوں کی مثلاً کپڑوں، برتنوں، بستر وغیرہ کی۔

(5)......ساتھیوں کی خیر خواہی اور ان کے ساتھ حسن سلوک (6)......معاملات کی صفائی (7)......وقت کی قدر دانی (8)......غیر تعلیمی سرگرمیوں سے اجتناب (9)......عشاء کے بعد تکرار و مطالعہ اور ضروری واجبات سے فارغ ہوکر امکانی طور پر جلد سونا اور سویرے اٹھنا۔(10)......دارالاقامہ کے قواعد وضوابط کی پابندی (11)......پانی بجلی وغیرہ کے استعمال میں اسراف سے بچنا وغیرہ (12)......دارالاقامہ کی عمارت اور چیزوں کی حفاظت

چند برے اخلاق جن سے بچنے کی عادت ڈالنا ضروری ہے:

(1)......لڑائی جھگڑا (2)......جھوٹ بولنا یا غیبت کرنا (3)......وعدہ خلافی کرنا وغیرہ (4)......امرد یعنی بے ریش کے ساتھ اختلاط (5)......آرام کے وقت میں شور وغل کرنا یا کسی اور طریقے سے ساتھیوں کے آرام میں خلل انداز ہونا (6)......مہمان کے ضروری اکرام کے بعد اس کے ساتھ غیر ضروری وقت صرف کرنا (7)......بغیر اجازت کے دوسرں کی چیز استعمال کرنا یا بے جگہ کرنا (8)......مستعار چیز کو واپس نہ کرنا یا اس کی واپسی میں غیر ضروری تاخیر کرنا۔

مطعم و مطبخ سے متعلق تربیتی امور:

کھانا سنت کے مطابق کھایئے، فرشی نشست ہو تو دسترخواں بچھا لیجئے اور جہاں دسترخواں کی جگہ ہو بچھا لیا جائے، سب سے پہلے ہاتھ دھو لیجئے "بسم اللہ و علیٰ برکة اللہ" پڑھ کر کھانا شروع کریں اگر بھول ہو جائے تو دعا "بسم اللہ اولہ و آخرہ" پڑھی جائے، کھانے سے فراغت کے بعد "الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا مسلمین" یا کوئی اور مسنون دعا پڑھی جائے، اگر کسی دعوت کا انتظام ہو تو داعی کو بھی دعا دی جائے یعنی "اللھم اطعم من اطعمنی" یا کوئی اور مسنون دعا۔

مدارس میں دو طریقے جاری ہیں، کہیں مطبخ سے کھانے کی تقسیم ہوتی ہے اور طلبہ اپنے کمروں اور ٹھکانوں پر لیجا کر کھانا کھاتے ہیں اور کہیں مطعم میں باقاعدہ بٹھا کر کھانا کھلایا جاتا ہے، جو بھی طریقہ ہو اس کے مناسب حال آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مطبخ سے کھانا لے جانے کی صورت میں صاف برتن میں احتیاط کے ساتھ کھانا لے جایا جائے کہ گرنے کا اندیشہ نہ ہو، روٹیاں دسترخواں یا کسی چیز میں لپیٹ کر لے جائی جائیں، کمرہ میں ایسا نظم قائم کیا جائے کہ کھانا ضائع نہ ہو، نہ کھانے کی جگہ گندی ہو، بچے ہوئے رزق کا صحیح استعمال ممکن ہو تو استعمال کیا جائے، مثلاً کسی مسکین کو دیدیا جائے

اور ''یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا '' (سورۃ الانسان آیت ۸) پر عمل پیرا ہو جائے، پلیٹ وغیرہ کو انگلیوں سے چاٹ کر صاف کر لیا جائے تا کہ رزق کی بھی قدر دانی ہو، سنت پر بھی عمل ہو جائے، برتن دھونا بھی آسان ہو جائے، آخر میں ہاتھ دھونے کا اہتمام کیا جائے۔ برتنوں کے دھونے میں غیر ضروری تاخیر سے بچا جائے، برتن دھوتے وقت اس کا خیال رکھا جائے کہ مستعمل سالن کی چکنائی، چھیچھڑے، ہڈیاں، اسی طرح چائے کی پتی وغیرہ پانی کی نالی یا سنک میں نہ ڈالی جائیں بلکہ اس کے لئے ڈسٹ بن یا مخصوص ڈبہ وغیرہ استعمال کیا جائے۔

مطعم وغیرہ میں کھانا کھانے کی صورت میں بھی کھانے کے عمومی آداب کو ملحوظ رکھا جائے، اپنے برتن میں شروع میں کھانا کم نکالیں بعد میں ضرورت ہو تو بقدر ضرورت مزید لے لیں، مناسب یہ ہے کہ روٹی کے چار ٹکڑے کر لئے جائیں ورنہ دو ٹکڑے کر لئے جائیں تا کہ ضائع ہونے سے حفاظت ہو، کھانے پینے کی کوئی چیز محدود مقدار میں ہو تو ساتھیوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جائے، فراغت کے بعد اپنی نشست، دستر خوان یا میز وغیرہ کی صفائی کا اہتمام کیا جائے۔

کھانے کی تقسیم مطبخ سے ہو یا مطعم میں کھانا کھلائے جانے کے دوران وہاں کے منتظمین سے الجھنے، شور کرنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے سے بچا جائے، آنے جانے میں بدنظمی سے احتراز ضروری ہے، جہاں لائن بنانے کی ضرورت ہو لائن بنائی جائے ۔ و باللہ التوفیق

کھیلوں سے متعلق تربیتی ہدایات:

(1)...... کھیل ایسا ہونا چاہیے جو صحت کے لئے مفید ہو اور اس میں جسمانی ورزش ہوتی ہو، اس لئے کہ مقصود ایسے نشاط کا حصول ہے، جو نیکی اور خیر کے کاموں میں مددگار بنے۔

(2)...... کھیل ان مقامات میں ہونا چاہیئے جن کے بارے میں ذمہ داران مدرسہ نے اجازت دی ہو۔

(3)...... کھیل کا لباس خلاف شرع نہ ہو، بھاگ دوڑ کے کھیلوں میں کوشش کی جائے کہ خود کو اور ساتھی کو کوئی چوٹ نہ لگے۔ اس مقصد کے لئے معاون چیزوں کے استعمال میں حرج نہیں، مثلاً جوتے وغیرہ

(4)...... ایام تعلیم میں عصر و مغرب کے درمیانی وقت کے علاوہ کھیل کی اجازت نہ ہونی چاہیئے۔

(5)...... کھیل اذان مغرب سے اتنا پہلے بند ہو جانا چاہیئے کہ نماز مغرب آسانی سے باجماعت ادا کی جاسکے۔

تعطیلات سے متعلق تربیتی ہدایات:

ایام تعطیلات بالخصوص سالانہ تعطیلات کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ سالانہ تعطیلات کو طلبہ دو طریقے سے

استعمال کرتے ہیں۔ بعض ان تعطیلات کو اپنے گھروں میں گزارنا پسند کرتے ہیں۔

ایسے طلبہ کے لئے مناسب ہے کہ وہ اس زمانہ کو مخدوم بن کر نہیں خادم بن کر گزاریں بالخصوص والدین اور اپنے بڑوں کی خدمت کو سعادت سمجھیں، گھروں میں رہ کر جو وقت فارغ ہو اس کو کسی مفید کام میں استعمال کریں، مثلا مفید کتابوں اور اپنے بزرگوں کے مواعظ و ملفوظات، تحسین خط، مضمون نویسی یا کسی قسم کا فلاحی کام وغیرہ۔

بعض طلبہ سالانہ تعطیلات کو کسی مفید علمی و عملی کام میں استعمال کرتے ہیں جو بہتر صورت ہے جیسے دورہ صرف ونحو یا ادب ولغت عربیہ، دورہ علم میراث وفرائض۔

بعض طلبہ اس زمانہ میں اصلاح باطن کے لئے کسی مرشد ومربی اور اس کے خانقاہی نظام کی طرف رجوع کرتے ہیں، بعض دعوت وتبلیغ کو ترجیح دیتے ہوئے تبلیغی جماعت میں وقت لگاتے ہیں، الحمد للہ سب ہی خیر کے راستے ہیں۔

افعال باطنہ کی نسبت سے اصلاح وتربیت:

افعال باطنہ کی نسبت سے اصلاح وتربیت کی حاجت کہیں زیادہ ہے، شروع میں اس فریضہ کو باپ اور استاذ ادا کرتے ہیں بعد کے مراحل میں متبع سنت پیرومرشد کی ضرورت پڑتی ہے۔

اعمال باطنہ حسنہ کی مختصر فہرست:

(1)......توحید (2)......توکل (3)......شکر (4)......صبر (5)......اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت

(6)......رضا بالقضا (7)......استعاذہ (8)......استغفار (9)......توبہ (10) تقویٰ

(11)......شرم وحیا (12)......خوف وخشیت (13)......رجاء (14)......تصحیح نیت واخلاص

(15)......تواضع (16)......فکر (17)......زہد

چند اعمال باطنہ سئیہ:

(1)......تکبر (2)...... بغض وکینہ (3)......حسد (4)......حب جاہ (5)......حرص وحب دنیا

(6)......ریاکاری (7) عجب (8)......غضب

تربیت سے متعلق ایک اہم بات باری تعالیٰ کا فرمان ہے" یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ "(سورۃ التحریم آیت ۶) یعنی اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو، اپنے گھر والوں کو، اپنے اہل وعیال کو ایک ایسی آگ سے جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے، معلوم ہوا بچوں کی صحیح تربیت لازم

ہے اس سے غفلت کا وبال جہنم کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

مشفق والدین نے اپنی ضرورتوں کے باوجود جوانی میں جن جگر گوشوں کو اپنے سے جدا کر کے ہمارے مدرسوں اور تعلیم گاہوں میں بھیجا ہے، اصحاب مدارس اور اساتذہ کرام کے لئے وہ بچے اولاد ہی کے درجے میں ہیں۔

ہماری ذمہ داری:

طلبہ ہمارے ہاتھوں میں ''کالمیت فی ید الغسال'' کے درجے میں ہیں، ہم تعلیم کے ساتھ جس طرح چاہیں ان کی ذہن سازی اور تربیت کر سکتے ہیں، ان کی صلاحیتوں کو نکھارنا، جلا بخشنا اور ان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرنا ہمارے اوپر فرض ہے۔

جذبہ مسابقت پیدا کرنے والے مفید مقابلے:

مذکورہ ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ہمیں ان طلبہ کے درمیان جذبہ مسابقت پیدا کرنے والے مقابلے کرانے چاہئیں، مثلاً:

(1)......حسن قرات کا مقابلہ (2)......حفظ قرآن کریم کا مقابلہ (3)......تقریر کا مقابلہ (4)...... مضمون نویسی کا مقابلہ (5)......تحسین خط کا مقابلہ (6)......حاضری کی پابندی اور صاحب ترتیب ہونے کا مقابلہ (7)......احادیث یاد کرنے کا مقابلہ (8)......مسنون دعائیں یاد کرنے کا مقابلہ (9)......صفائی ستھرائی کا مقابلہ

اصلاحی بیانات:

اپنی علمی و روحانی اولاد کو اخلاق حسنہ سے آراستہ کرنے اور اخلاق ذمیمہ سے بچانے کے لئے اصلاحی بیانات کا سلسلہ ہونا چاہیے، خواہ یہ بیان مہتمم یا شیخ الحدیث کا ہو یا بزرگ استاذ و مربی کا یا کسی اور مرشد و رہنما کا۔

آخری گزارش:

براہ کرم خیر خواہی، دلسوزی، حکمت اور اخلاص کے ساتھ ان عزیز طلبہ پر جانفشانی سے توجہ دیجئے، اس میں کسی قسم کا تساہل نہ برتا جائے، ان شاء اللہ یہ اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو کر ملک وقوم بلکہ پوری امت کے لئے نافع، آپ کا ادب کرنے والے، محبت رکھنے والے، قدر دان اور آخرت میں آپ کے ذاخر حسنات میں عظیم اضافے کا باعث ہوں گے۔ والله الميسر والموفق و عليه التكلان